83652 ـ خاوند نے زدوکوب کر کے مال چھین لیا کیا اس کے لیے بددعا کر سکتی ہے ؟

سوال

میری (43) برس قبل شادی ہوئی تھی میرے خاوند میں آگے بڑھنے اور کام کرنے کی کوش خواہش نہیں، میں ہمیشہ اس کے ساتھ مل کر کام کرتی رہی ہوں، وہ بڑا ہی عصبی مزاج ہے، مجھے اتنا زدکوب کرتا کہ میں اسے معاف نہیں کر سکتی، میرا سر پکڑ کر دیوار سے مارتا، اور ٹي وی پر ہونے والے کشتی مقابلے دیکھتا تو اس کے نتیجہ میں مجھے اس سے نئے نئے طریقہ سے مار کھانی پڑتی.

حالت یہی رہی حتی کہ ہم ملك چھوڑ کر چلے گئے کہ میں نجس ہوں اور ہم مالدار بن جائینگے، اسی دوران میرے والد صاحب کی وفات ہوگئی، اس سے قبل میرے خاوند نے اس گھر کا آدھا حصہ جس میں ہم رہتے تھے میرے نام لکھوا دیا تھا؛ کیونکہ وہ حیلے بہانے سے سارا کچھ لے لیتا جو میرے والد صاحب مجھے دیتے.

میں اپنے گھر والوں کے سامنے اپنے ساتھ ہونے والا سلوك بیان نہیں کر سکتی تھی، کیونکہ میں نے ایك بار کوشش کی تو میری والدہ نے مجھے مارا اور واپس خاوند کے سپرد کر دیا، کیونکہ بیٹی کی قبر اس کے خاوند کے ہاں ہی ہوتی ہے.

بہر حال ایك سال کے بعد وہ اپنے ملك واپس آیا اور جو کچھ لے کر گیا تھا وہ سارا مال نقصان کر کے خالی ہاتھ آیا، میں نے گھر کی قیمت ادا کرنے کے لیے ملازمت شروع کر دی، اس نے زبردستی مجھ سے اتھارٹی لیٹر بنوایا اور میرا سارا مال لے کر تجارت میں لگا دیا جس کی اسے سمجھ بھی نہ تھی اور نقصان کر کے ضائع کر دیا.

یہ علم میں رہے کہ میری سب بہنوں نے اپنی اولاد کے لیے گھر خرید رکھے ہیں، کیونکہ والد صاحب کو فوت ہوئے بیس برس بیت چکے ہیں ان کے مال کے نفع سے بہنوں نے گھر خریدے ہیں.

اب وہ یہ اعتراف بھی نہیں کرتا کہ اس نے میرے لیے آدھا گھر مال حاصل کرنے کے لیے لکھا تھا، حالانکہ میں اسے چاہتی بھی نہیں، میں اب اسے کیا کرونگی جبکہ میں اپنی جوانی اور زندگی تو ملازمت میں صرف کر چکی ہوں ؟

برائے مہربانی میری مدد کریں، میں محسوس کرتی ہوں کہ اللہ بھی میرا ساتھ نہیں دے رہا، حالانکہ اللہ تو مظلوم کے ساتھ ہے، ہمیشہ میں توہین کی مرتکب ہوتی ہوں، یہ علم میں رہے کہ میرے والد صاحب بہت بڑے تاجر تھے، لیکن میرا خاوند اپنے بھائیوں کے ساتھ شریك اور اب سب علیحدہ ہو چکے ہیں، اس وقت سے وہ کوئی کام نہیں کرتا، میں اب اپنے خاوند معاف نہیں کر سکتی، ہر وقت اس کے لیے بد دعا کرتی رہتی ہوں تو کیا ایسا کرنا حرام ہے ؟.

اور کیا دعا کرنی جائز نہیں، کیا اللہ تعالی ہمارا محاسبہ کریگا حالانکہ میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی ؟

خاوند کی ایکسیڈنٹ ہوا تو میں نے اس کی تین برس تك خدمت کی اور جب اسے علم ہوا کہ میں اپنا مال چاہتی ہوں تو کہنےلگا وہ مجھے برداشت نہیں کر سکتا بلکہ طلاق دے دے گا.

برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں، اللہ کی قسم میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس میں سے کچھ اشیاء ہی بیان کی ہیں سب کچھ بیان نہیں کر سکتی، آپ میرا تعاون کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، میرا خاوند

لوگوں کے سامنے تو نماز روزے کی پابندی کرتا ہے، لیکن کسی بھی مشکل کی بنا پر کئی کئی دن تك میرے ساتھ لڑتا رہتا ہے، میں اسے برداشت نہیں کر سکتی حتی کہ اس کے وجود کو بھی اور پھر ہم اکیلے ہی رہتے ہیں ہماری اولاد ہمیں چھوڑ کر جا چکی ہے، میں اب خاموش نہیں رہ سکتی، برائے مہربانی آپ جواب دے کر میرا تعاون کریں، میں اپنا ایمان ضائع نہیں کرنا چاہتی، کیونکہ میں محسوس کرتی ہوں کہ میرے ایمان میں خلل ہے جسے روشنی اور زیادہ کرنے کی ضرورت ہے، تا کہ توازن قائم کیا جا سکے، اللہ ہی توفیق دینے والا ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوی اپنی عظیم نشانی بنایا ہے اور بتایا ہے کہ شادی کی عظیم حکمتوں میں خاوند اور بیوی کا آپس میں محبت و مودت اور سکون جیسی نعمت شامل ہے اور خاوند بیوی دونوں پر ایك دوسے سے حسن معاشرت کو واجب کیا ہے، یہ سب کچھ قرآن مجید کی آیات میں موجود ہے جسے سب مسلمان جانتے اور تلاوت کرتے ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کیں، تا کہ تم اس کی طرف سکون حاصل کر سکو، اور تمہارے مابین محبت و مودت اور الفت قائم کر دی، یقینا اس میں غور و فکر کرنے والی قوم کے لیے نشانیاں پائی جاتی ہیں الروم (21).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور ان (بیویوں) کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے سلوك کے ساتھ رہو، اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ سبحانہ و تعالی اس میں خیر کثیر پید کر دے النساء (19).

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے بعض اوقات اور شروط کے ساتھ بیوی کو مارنے کی بھی اجازت دی ہے، جیسا کہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں ہے:

اور جن عورتوں کی تمہیں بددماغی اور نافرمانی کا ڈر ہو تو تم انہیں وعظ و نصیحت کرو، اور انہیں بستر میں علیحدہ چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو النساء (34).

اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا:

" اور تمہارا ان (بیویوں) پر یہ بھی حق ہے کہ تمہارا بستر کوئی بھی ایسا شخص نہ روندے جسے تمہیں ناپسند کرتے ہو، اور اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں ہلکی سی مار کی سزا دو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

حکیم بن معاویہ القشیری رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایك کی بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اور جب تم پہنو تو بیوی کو بھی پہناؤ، اور اس کے چہرے پر مت مارو، اور اسے قبیح مت کہو، اور اس سے گھر کے علاوہ بائیکاٹ مت کرو "

ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" و لاتقبح " کا معنی ہے کہ تم اسے قبحك اللہ " اللہ تجھے قبیح بنائے مت کہو.

سنن ابو داود حدیث نمبر (2142) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مندرجہ بالا آیت اور احادیث میں بیوی کو مارنے کی شروط بیان ہوئی ہیں کہ سب سے پہلے بیوی کو وعظ و نصیحت کی جائیگی، اور اگر یہ فائدہ نہ دے تو پھر اسے بستر سے علیحدہ کیا جائیگا، اور اس کے بعد آخری چیز مار ہے اور وہ بھی ہلکی سے مار کی سزا ہے جس میں اسے زخم نہ ہو اور نہ ہی ہڈی ٹوٹے، بلکہ مقصد تو بیوی کو یا اس کے گھر والوں کو ادب سکھانا ہے.

اور یہ بھی اس حالت میں ہوگا جب مار کا سبب شرعی ہو مثلا بیوی کوئی واجب ترک کر رہی ہے یا پھر کسی حرام فعل کی مرتکب ہو رہی ہے.

بلاشك و شبہ اس خاوند نے آپ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے ـ اگر یہ سب کچھ سچ ہے ـ تو یہ اس کی بہت بڑی بلکہ انتہائی بے وقوفی اور بدعقلی ہے، اور اسی طرح یہ تو شریعت مطہرہ کے بھی مخالف اور گناہ کا باعث ہے.

کون ہے جو بیوی کا سر دیوار کے ساتھ مارنے کو جائز قرار دیتا ہو، یا پھر ریسلنگ اور کشتی کے فن بیوی پر آزمانے

کو جائز کہے ؟!

دوم:

آپ کے ساتھ خاوند نے جو کچھ کیا ہے اس کی بہت زیادہ ذمہ داری تو آپ کے گھر والوں اور خاص کر والدہ پر ہے، کیونکہ انہیں چاہیے تھا کہ وہ آپ پر اعتماد کرتے اور آپ کی بات کو سنتے، اور آپ کو آپ کے خاوند کے سپرد اس وقت تك نہ کرتے جب تك اس سے عہد و پیمان نہ لے لیتے کہ آئندہ ایسا نہیں کریگا، اور آپ کے ساتھ برے سلوك کی بجائے حسن سلوك سے پیش آئیگا، اور آپ کے سارے حقوق ادا کرتا رہےگا.

سوم:

رہی آپ کی خاوند کے لیے بددعا کرنا، اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ شریعت مطہرہ نے مظلوم کے لیے ظالم کے خلاف دعا کرنا مشروع کیا ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کرتے ہوئے بتایا کہ ہر کسی کو مظلوم کی دعا سے بچ کر رہنا چاہیے، کہ کہیں اسے مظلوم کی بد دعا نہ لگ جائے، اور یہ بھی بتایا ہے کہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے، اس کی دعا کے مابین کوئی پردہ حائل نہیں ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مظلوم کی دعا سے بچ کر رہو، کیونکہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1425) صحیح مسلم حدیث نمبر (19).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین قسم کی دعائیں قبول ہونے میں کوئی شك و شبہ نہیں ہے: مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور والد کی اپنے بچوں کے لیے دعا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1905) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3862) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب و الترھیب حدیث نمبر (1655) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

آخر میں ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعاگو ہیں کہ وہ آپ کے صبر و تحمل پر آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، آپ یہ جان لیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی مظلوم کی مدد کرتا اور اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے.

اور آپ کو خاوند سے اپنا مال طلب کرنے کا حق حاصل ہے، اور آپ کو خاوند سے خلع لینے کا بھی حق ہے؛

کیونکہ آپ کا اس کے ساتھ رہنا نقصاندہ اور ضرر کے قابل ہے، لیکن یہ چیز فتوی کے ذریعہ نہیں ہوگی، بلکہ شرعی قاضی کے فیصلہ کے مطابق ہوگی، اس کا فیصلہ قاضی کریگا.

یعنی خلع وغیرہ کے لیے قاضی آپ کی بات اور مقدمہ سنے گا، جو کچھ آپ کہہ رہی ہیں اگر وہ ثابت ہو گیا تو آپ کو حق دلائیگا، اور آپ کو مکمل حقوق کی ادائیگی کے ساتھ خلع کا اختیار دےگا، اس لیے آپ شرعی عدالت میں جانے سے تردد مت کریں.

جی ہاں ازدواجی مشکلات کے آخری حل کے لیے طلاق اور علیحدگی کی سوچ ہی ہے، جس طرح بیماری کا آخری علاج داغ لگانا ہے، اسی طرح یہاں بھی، لیکن داغ لگا کر علاج کرنا ہلاکت یا لاعلاجی سے بہتر ہے.

ساری زندگی گزارنے کے بعد اور کوشش و بسیار کے بعد بھی جس کی حالت نہ بدلے تو اس کی حالت کب بدلےگی!! اس لیے سب سے پہلے تو آپ اللہ سبحانہ و تعالی پر توکل کریں کہ آپ کوئی فیصلہ کریں اور دعا کریں کہ اللہ اس معاملہ کو بہتر طریقہ سے حل کر دے.

ہم تو آپ کو نصیحت ہی کر سکتے ہیں کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں اس کا بہت زیادہ اجروثواب ہے،، اور ہم جس چیز کے مالك ہیں وہ ضرور آپ کے لیے کریں گے کہ اللہ سے دعا کرتے ہیں آپ کے معاملہ کو آسان کرے اور آپ کی پریشانی ختم کرے.

واللہ اعلم .